

یقیناً گوش اور یقیناً مشروب  
 نمبر 3424  
 ایک خطبہ  
 شائع شدہ: جمعرات، 17 ستمبر 1914  
 بیان کیا: سی۔ ایچ۔ اسپرژن  
 جائے وعظ: میٹروپولیٹن عبادت گاہ، نیوئنگٹن

"کیونکہ میرا گوشت فی الواقع خوراک ہے، اور میرا خون فی الواقع مشروب ہے۔"  
 یوحنا 6:55

وہ ہجوم جو یسوع کے پیچھے چل رہا تھا، روٹیوں اور مچھلیوں کی خاطر اُس کے گرد جمع ہو گیا تھا۔ ہمارا خداوند انہیں نہایت نرمی سے ملامت کرتا ہے کہ وہ محض جسمانی بھوک کی پیروی میں، اور ایک سفلی محرک کے باعث اُس کے پیچھے آئے۔ پھر وہ انہیں جتاتا ہے کہ ایک روحانی خوراک بھی ہے جو بدرجہا بہتر ہے، اور ایک روحانی مشروب جو اُن اشیائے خورد و نوش سے بدرجہا اعلیٰ ہے جو صرف بدن کو تقویت دیتے اور حیوانی خواہشات کی تسکین کرتے ہیں۔

پھر، اپنے آپ کو ایک روحانی معنی میں بیان کرتے ہوئے، وہ فرماتا ہے: "میرا گوشت فی الواقع خوراک ہے" — حقیقی خوراک، جو جان کو سنبھالتی ہے؛ اور "میرا خون فی الواقع مشروب ہے" — اصلی مشروب، سب سے اعلیٰ، سب سے سچا مشروب، جو روح کو ابدیت کے لیے تازگی بخشتا ہے۔

تم پوچھ سکتے ہو، ابتداء ہی میں، کہ ہمارا خداوند اپنے گوشت اور اپنے خون کو علیحدہ علیحدہ کیوں بیان کرتا ہے؟ میں نے پہلے بھی جب ہم اِس مائدہ پر اکٹھے ہوئے تھے، اِس کی کچھ وضاحت کرنے کی کوشش کی تھی۔ خداوند کے عشاء ربانی میں روٹی اور مے ہونا لازم ہے — لیکن وہ روٹی جو مے سے جدا ہو — جیسے کہ ہمارا خداوند اپنے گوشت کو اپنے خون سے علیحدہ ذکر کرتا ہے؛ اور یہ اِس لیے تھا کہ وہ اپنے آپ کو ایک مُردہ نجات دہندہ کی حیثیت سے ہمارے لیے سب سے بیش قیمت ظاہر کرے۔

خون کا گوشت سے جدا ہونا موت کی علامت ہے۔ ایماندار کی نظر سب سے پہلے یسوع کی موت پر جاتی ہے، اور جب ہم زندہ اور سلطنت کرنے والے مسیح کو یاد کرتے ہیں کہ وہ کبھی قتل کیا گیا تھا، تو ہمارا سب سے قیمتی تسلی کا سرچشمہ وہیں سے پھوٹتا ہے۔

پس یہ کلامات کی غیر ضروری تکرار نہیں، اور نہ ہی ایک ہی خیال کا عبث اعادہ ہے، جب ہمارا خداوند فرماتا ہے: "میرا گوشت فی الواقع خوراک ہے، اور میرا خون فی الواقع مشروب ہے۔" بلکہ وہ اپنے آپ کو بطور مسیح مصلوب ظاہر کرتا ہے — وہ جو ہمارے گناہوں کے لیے قربان ہوا۔

اب، جیسا کہ یہ الفاظ ہمارے سامنے ہیں، ہمارا پہلا نکتہ ہو گا کہ

## 1

مسیح کا گوشت فی الواقع خوراک ہے — روحانی خوراک۔

تشبیہ نہایت تاکید سے کی گئی ہے — یہ "فی الواقع خوراک" ہے۔ یہ خوراک کی مانند ہے کیونکہ خوراک، یعنی غذا، بدن کو سنبھالتی ہے۔ بدن کو صحت و توانائی میں رکھنا عام حالت میں ممکن نہیں، الا یہ کہ غذا میسر ہو — یا معجزہ ہو۔ اگر روٹی نہ ہو تو ہم کمزور پڑتے ہیں، پڑمردہ ہوتے ہیں، بیمار پڑتے ہیں، اور بالآخر مر جاتے ہیں۔

اسی طرح جان، اگرچہ فرض کرو کہ وہ زندہ بھی ہو، تو یسوع کے بغیر جلد ہی بیمار ہونے لگے گی، پڑمردہ ہو گی، بھوک سے نڈھال ہو جائے گی، اور آخر کار فنا ہو جائے گی۔

اے ایماندار، تو اپنی تمام قوتوں کے باوجود، اسی گھڑی پانی کی مانند بے قوت ہو جائے اگر یسوع اِس وقت تیرا سہارا نہ ہو۔ تیری گزشتہ تمام روحانی تجربات بے معنی ہو جائیں اگر اب تجھے ایک زندہ و حاضر مسیح میسر نہ ہو جس پر تو اپنی اُمیدیں باندھے۔ یہ محض وقت کا مسئلہ ہوتا، اور تُو عنقریب علانیہ برگشتہ ہو کر ہلاکت کی راہ پر پڑ جاتا۔ جیسے کوئی آدمی کسی تہ خانے

میں قید ہو، اور اُسے خوراک نہ دی جائے، تو وہ چند ایام تک نہایت اذیت ناک زندگی گزار کر آخر کار دم توڑ دیتا ہے، اور لاش بن کر بدبو پھیلانے لگتا ہے — ویسا ہی حال تیرا بھی ہوتا۔

اگر یسوع مسیح تیری روزمرہ کی خوراک نہ ہو، تو تُو دنیا کے جسمانی عناصر کی طرف لوٹ جائے گا، اور دوسروں کی مانند خراب اور ناپاک ہو جائے گا۔ مسیح ہی نئی پیدائش پانے والی جان کی واحد حقیقی خوراک ہے۔

لیکن خبردار، انسان خواہ کیسی ہی خوراک کیوں نہ کھائے، وہ ہمیشہ ایسی حالت میں نہیں رہتا کہ اُس کی قوت قائم رہے — بعض اوقات وہ بھی کمزور ہو کر بسترِ مرض پر آ پڑتا ہے۔ کوئی خوراک اُسے یوں قائم نہیں رکھ سکتی کہ وہ بالآخر قبر کے سپرد نہ کیا جائے۔

لیکن اگر تمہاری جانیں سیکھ لیں کہ یسوع سے خوراک پائیں، تو وہ اُس بابرکت آزادی سے لطف اندوز ہوں گی جو صیون کے باسیوں سے وعدہ کی گئی ہے — وہ نہ کہیں گے، "میں بیمار ہوں"، وہ کبھی نہ مریں گے؛ وہ اُس غیر فانی روٹی سے سیر ہوں گے جسے فرشتے کھاتے ہیں۔

تمہیں زندہ رکھنے والا وہی مسیح جس سے تم نے پہلی بار اپنی بھوک بجھانے کو رجوع کیا، تمہیں آسمان کی بلندیوں تک لے جائے گا — جہاں تم اُس کے ساتھ ابد تک رہو گے، جس پر تم نے روحانی غذا پائی، اور جس پر ہر دم ایمان رکھ کر اپنی زندگی کو قائم رکھا۔

خوراک نہ فقط قیام و بقا کا ذریعہ ہے، بلکہ وہ نشوونما میں بھی مدد دیتی ہے۔ بچہ کبھی بالغ نہیں ہو سکتا اگر اُسے روزانہ کی غذا سے محروم رکھا جائے؛ اگر اُس کے جسم کی بناوٹ کے لیے ضروری تغذیہ نہ ہو، تو وہ ضرور شیرخوارگی یا طفولیت ہی میں مر جائے گا۔

اب، اے بھائیو اور بہنو، ہم میں سے اکثر فضل میں نومولود ہیں۔ ہمیں یسوع کے قدموں تک لایا گیا ہے، اور ہم اُس کی بادشاہی کے اُن اراکین میں سے ہیں جو ابتدا میں ہیں؛ مگر ہمیں روحانی بلوغت کی طرف بڑھنا ہے۔ ہم کم ایمان، دھندلی اُمید، اور محبت کی ہلکی چنگاری پر قناعت نہیں کرنا چاہتے۔ ہم چاہتے ہیں کہ روحانی باتوں میں کامل ہو جائیں — یعنی کامل طور پر تیار شدہ انسان بنیں، جو روحانی قوت کی معموری میں مضبوط ہوں — اور یہ سب کچھ صرف مسیح کے وسیلہ سے ممکن ہے۔

تم صرف اُسی وقت بڑھ سکتے ہو جب تم اُس کی معرفت میں ترقی کرو، اور اُس کی سکونت پذیر روح کے اثرات کے تابع رہو۔ جس طرح خوراک ہمارے جسم کو بڑھاتی ہے، اُسی طرح مسیح ہماری جانوں کی خوراک ہے؛ وہ "فی الواقع خوراک" ہے، کیونکہ وہ ہمیں الہی انداز میں بڑھاتا ہے۔

آدمی کوئی سی خوراک کیوں نہ کھائے، وہ کبھی کامل نہیں ہو سکتا۔ لیکن جو مسیح سے غذا پاتا ہے، وہ ضرور ہوگا۔ خُدا کے فضل سے، جو مسیح یسوع میں ہے، ہم ضرور اُس مردِ کامل کے قد و قامت تک پہنچیں گے، جو مسیح میں ہے۔ اوپر، تخت کے سامنے، وہ سب مسیح میں کامل ہیں؛ وہ سب بے عیب ہیں، اور یہ اُسی لیے کہ انہوں نے اُس مقدس خوراک سے غذا پائی جو انہیں بڑھاتی رہی، یہاں تک کہ وہ اُس کے کامل شبیہ تک پہنچے جس سے وہ غذا پاتے تھے۔

خوراک صرف قیام اور نشوونما ہی نہیں دیتی، بلکہ وہ بدن کے روزمرہ کے زیاں کی تلافی بھی کرتی ہے۔ کچھ لوگ بھول جاتے ہیں کہ جس طرح کوئی مشین ایندھن خرچ کرتی ہے، اُسی طرح ہر جسمانی مشقت بدن کو گھساتی اور تھکاتی ہے۔

جیسا کہ لوہے کا انجن بھی مرمت کا محتاج ہوتا ہے، اُسی طرح ہمارا بدن بھی روزمرہ کی کمزوریوں کی تلافی چاہتا ہے؛ اور ہم جو خوراک کھاتے ہیں، وہ ہڈیوں، پٹھوں اور اعصاب کے زیاں کی تلافی کرتی ہے۔

اے عزیزو، یسوع مسیح اِسی معنی میں خوراک ہے۔  
"وہ میری جان کو بحال کرتا ہے۔"

وہ آزمائش کی گھسانے، فکروں کے بوجھ، مصیبتوں کے کھنچاؤ، اور پریشانیوں کی تپش کے مقابل ہماری روح کو تازگی بخشتا ہے؛ وہ ہر اُس چیز کی تلافی کرتا ہے جو انسان کو گھسا دیتی ہے۔

میری جان، اُس چشمہ سے جب پی لیتی ہے جو صلیب کے دامن سے بہتا ہے، تو وہ پھر سے اپنی قوت کو عقاب کی مانند تازہ کر لیتی ہے۔

اے ایماندار، تُو جلد زوال پذیر ہو جائے گا، یہ گناہ سے بھرپور دنیا تجھے جلد برگشتہ کر دے گی، اور تُو ہر نیک چیز کھو دے گا — اگر تو برابر مسیح کے پاس نہ آتا رہے، اور اُس سے غذا نہ پاتا رہے۔

لیکن اگر تو مسیح سے غذا پاتا رہے، تو یہ دنیا تجھے نقصان نہ دے سکے گی؛ آزمائشیں تجھے زخمی نہ کر سکیں گی؛ تیرے دکھ تجھ پر غالب نہ آ سکیں گے؛ کیونکہ تُو پائے گا کہ اُس کا گوشت "فی الواقع خوراک" ہے۔

انسان کے جسم کو جو اعلیٰ ترین خوراک بھی دی جائے، وہ بھی ہر وقت زیاں کی تلافی نہیں کر سکتی۔ زندگی کے کسی وقت کے بعد، بدن کا زوال لازم ہے، اور کوئی بھی عمدہ خوراک اس بات کو نہ روک سکتی ہے کہ بال سفید ہوں، دانت گر جائیں، آنکھیں دھندلا جائیں، ٹانگیں اور بازو کانپنے لگیں—یعنی پورا وجود بتا دے کہ شباب کا وقت گزر چکا، اور زوال کا موسم آ چکا ہے۔

تب انسان کو جھکنا پڑے گا، اور اپنے عصا پر سہارا لینا ہو گا۔ چاہے وہ جیسی چاہے خوراک کھائے، یا طبییوں کے کتنا ہی سخت پریز و تدبیر اختیار کرے، پھر بھی زوال کی گھڑی آ چکی ہے۔ جو کھڑکیوں سے جھانکتے ہیں وہ تاریک ہو جائیں گے، اور چکنے والے کم ہونے کے سبب سے بند ہو جائیں گے، اور گھر "کے ستون کانپیں گے۔"

لیکن اے عزیزو، اُس کا گوشت "فی الواقع خوراک" ہے، کیونکہ جو اُس سے غذا پاتے ہیں وہ بڑھاپے میں بھی پھل لائیں گے۔ وہ تروتازہ اور سرسبز ہوں گے، تاکہ ظاہر کریں کہ خُداوند راستباز ہے۔ اُن کے آخری ایام اُن کے بہترین ایام ہوں گے، اور اُن کی عمر کے بڑھتے سالوں کے ساتھ ساتھ اُن کی روحانی قوت بھی بڑھے گی، یہاں تک کہ اُس لمحے کو پہنچیں جب دل اور گوشت فنا ہو جائیں گے — اور اُسی گھڑی اُن کے لیے اُن کی جان کی قوت اور ابدی میراث کی کامل ترین آشکارگی ہو گی۔

اور علاوہ ازیں، خوراک درد اور بیماری کا ایک عظیم مداوا ہے۔ خوراک کے بغیر، یا کسی نہ کسی قسم کی غذا کے بغیر، انسان کا باطنی نظام دکھ اور تکلیف سے بھر جاتا ہے۔ فاقہ کے پیچ و تاب بہت تلخ ہوتے ہیں۔ شاید کوئی درد ایسا سخت نہ ہو، جب وہ دیر تک جاری رہے، جتنا کہ بھوک کا درد — سوائے پیاس کے۔

یقیناً، فاقہ ہی اُن بے شمار بیماریوں کی جڑ ہے جو غریبوں کو لاحق ہوتی ہیں۔ فیاض غذا اکثر اُن مریضوں کو زیادہ فائدہ دیتی ہے بنسبت کسی بھی اعلیٰ درجے کی طبی نسخہ کاری کے۔

یقیناً مسیح میں ایمان رکھنے والوں کے ساتھ ایسا ہی ہے۔ اُس کا گوشت اِس اعتبار سے "فی الواقع خوراک" ہے۔ جب کوئی شخص مسیح کو پالیتا ہے، تو گناہ کے احساس کی تکالیف، مجرم ضمیر کی دھڑکنیں سب تھم جاتی ہیں۔ اگر کوئی شخص دنیا داری، شک، غرور، حسد، یا کسی اور روحانی بیماری سے بیمار ہو—جو خُدا کے فرزندوں میں عام پائی جاتی ہے—تو فقط اُسے مسیح کے گوشت سے سیر ہو کر کھانے دو، وہ بیماری جاتی رہے گی۔

مسیح، جب اُس کے لوگ اُس سے غذا پاتے ہیں، تو اُن کی روحانی بناوٹ میں ایسی قوت بھر دیتا ہے جو بیماریوں کو یوں دفع کر دیتی ہے، جیسے زور آور جسم اپنی ساخت کے زور سے بیماری کو نکال باہر کرتے ہیں۔ مبارک اور سعادت مند ہے وہ شخص جو اِس گوشت کو کھاتا ہے، کیونکہ یہ ہر لحاظ سے "فی الواقع خوراک" ہے۔

ایک اور پہلو سے بھی خوراک ہمیں مستقل طور پر قوت بخشنے کے لیے استعمال ہوتی ہے۔ وہ شخص جو ناکافی خوراک پاتا ہے، اُس طاقت کو نہیں پا سکتا جو دوسرا پاتا ہے جس کی میز پر فیاض غذا ہے۔ کم خوراک، کمزور قوت کو جنم دیتی ہے۔

اب یسوع مسیح وہ واحد خوراک ہے جو اپنے لوگوں کو خدمت کے لیے قوی بنا سکتی ہے۔ "اگر تم اُس سے غذا پاؤ گے تو" نوڑو گے اور نہ تھکو گے، چلو گے اور نہ ماندہ ہو گے۔

یہ "فی الواقع خوراک" ہے، کیونکہ یہ ہمیں ایسی قوت عطا کرتی ہے جو تقریباً لاحدود ہے۔

یہ ایک فانی انسان کو خُدا کی قدرت سے ملنے دیتی ہے۔

یہ کلیسیا کے کمزور ترین ایماندار کو، جب وہ مسیح سے غذا پاتا ہے، دیو قامت شخص بنا دیتی ہے—چاہے دکھ اٹھانے میں ہو یا خدمت کرنے میں۔

میں ان تمام نکات کو تفصیل سے بیان نہیں کر سکتا، اگرچہ ہر ایک میں ایک مکمل خطبہ پوشیدہ ہے، مگر اے خُدا کے عزیز فرزند، تُو مسیح کا طالب ہو، اور جب تک روزانہ اُس سے غذا نہ پاؤ، قناعت نہ کرو۔

لفظ "فی الواقع" اس فقرے کو ایک زوردار انکار کی فضا بخشتا ہے، اور ہمیں اس پہلو کو ضرور مدنظر رکھنا چاہیے۔ ہمارا خداوند کیوں فرماتا ہے کہ اُس کا گوشت "خوراک فی الواقع" ہے؟ یہ جسمانی اور حیوانی خوراک کے مقابل کہی گئی بات ہے—وہ خوراک جو خوراک تو ہے، مگر خوراک فی الواقع نہیں۔

تم کہتے ہو کہ روٹی ٹھوس ہے۔ بے شک، بظاہر وہ ٹھوس ہے، مگر وہ کیا سہارا دیتی ہے؟ وہ بدن کو سہارا دیتی ہے اور تم کہتے ہو کہ بدن خود ایک ٹھوس حقیقت ہے۔ بے شک، بظاہر نگاہ اور لمس کے لحاظ سے وہ ہے، مگر بدن کیا ہے؟

سب بشر گھاس کی مانند ہیں، اور اُس کی ساری خوبی میدان کے پھول کی مانند۔ گھاس مرجھا جاتی ہے، پھول جھڑ جاتا ہے۔ "یقیناً لوگ گھاس ہیں۔"

یہ جسم تو تھوڑی دیر کے لیے یہاں ہے، اور فوراً فنا ہو جاتا ہے؛ پس میں بے دھڑک اسے سایہ کہہ سکتا ہوں، اور جو خوراک اس سایہ کو غذا دیتی ہے، وہ بھی فقط ایک سایہ ہی ہے۔

اور جو جان ہمارے اندر ہے، وہ کیا ہے؟ تم کہتے ہو، وہ غیر حقیقی ہے—بے شک، سونگھنے، دیکھنے، چھونے کے لحاظ سے مگر حقیقی فکر کے اعتبار سے نہیں۔

انسان کی اصلیت اُس کا اندرونی وجود ہے وہ باطنی، اُن دیکھا، نہ چھو سکنے والا، غیر فانی نفس—جو کبھی نہیں مرتا۔ وقت کے دانت اُسے نہیں چبا سکتے، نہ ہی موت کی درانتی اُسے کاٹ سکتی ہے۔

جان ہی اصلی حقیقت ہے، نہ کہ جسم؛ اور صاحبو، وہ خوراک جو جان کو غذا دیتی ہے، وہی سچی خوراک ہے—آخرکار—اور اگرچہ دنیا کے لوگ تمسخر سے کہتے ہیں "نہیں، وہ روٹی اور پنیر جو ہم اپنے منہ میں رکھتے ہیں، وہی حقیقی چیز ہے؛ ہمیں وافر اُسی کی طلب ہے۔"

صاحبو، وہ تو صرف سایہ ہے؛ مگر وہ سچائی جس سے تم اپنی جانوں کو غذا دیتے ہو وہی خدا کی نظر میں، عقلمندوں کی نظر میں، اور تمہاری نظر میں (اگر تم میں کچھ بھی روحانی بصیرت ہے)—وہی ہے خوراک فی الواقع۔

یہ "خوراک فی الواقع" ہے، اُس عہدِ عتیق کی علامتی خوراکیوں کے مقابلہ میں۔ وہ فصیح کی عید تھی—یقیناً وہ ایک جلالی ضیافت تھی جس کے وسیلہ سے قوم خوشی سے مصر سے نکل گئی۔

ہاں، مگر وہ محض ایک وقتی جسمانی غلامی سے رہائی تھی۔ مگر جو فصیح کے برہ کو کھاتے ہیں، وہ موت اور جہنم کی غلامی سے رہائی پاتے ہیں کیونکہ اُس کا گوشت خوراک فی الواقع ہے۔

—بیابان میں انہوں نے مٹا کھایا  
ہاں، مگر ہر روز اُس کی فطرت کا فانی ہونا ثابت ہوتا تھا  
کیونکہ اگر وہ اُسے دوسرے دن تک بچا کر رکھتے، تو اُس میں کیڑے پڑتے اور وہ بدبو دینے لگتا۔

مگر ہمارا خداوند یسوع مسیح وہ خوراک ہے جو کبھی خراب نہیں ہوتی۔ اُس سے غذا پاؤ، اُسے اپنے دلوں میں رکھو، اور تم نہ تو اس میں فساد پاؤ گے، نہ ہی تم مرو گے۔

پرانے خیمہ اجتماع اور ہیکل میں قربانی کی روٹیاں تھیں، جو کابن کے لیے خوراک تھیں۔ آہ! مگر وہ صرف ایک نشان تھیں اور اگرچہ کابن اُسے بڑے تقویٰ سے لے، پھر بھی وہ اُس کے اصلی باطن کے لیے غذا نہ تھیں بلکہ صرف اُس کے جسم کے لیے۔

—اور میں آج شب، اُس روٹی کے بارے میں بھی یہی کہوں گا جو میز پر ہے  
اُس میں کچھ بھی خاص نہیں—وہ محض ایک نشان اور علامت ہے۔  
لیکن مسیح کا گوشت خوراک فی الواقع ہے۔

،میں نے کئی بار دیکھا ہے کہ یہ آیت اُس میز پر لکھ دی جاتی ہے جسے "عشاء ربانی" کی میز کہا جاتا ہے  
"اور میں نے اندیشہ محسوس کیا کہ کہیں لوگ اُس سنگین اور غیر فطری غلطی کی طرف نہ جھک جائیں جو "تحویل مابیت  
(Transubstantiation) کہلاتی ہے۔

"جب ہمارا خداوند فرماتا ہے، "میرا گوشت خوراک فی الواقع ہے  
،تو وہ اُس روٹی کی بات نہیں کر رہا جو میز پر ہے  
کیونکہ اُس وقت عشاء ربانی کا قیام بھی نہیں ہوا تھا۔

،کم از کم اس مخصوص آیت میں  
،کا کوئی حوالہ ہو سکتا ہے (Mass) "نہ تو" میس  
،اور نہ ہی "عشاء ربانی" یا "قربانی" کا  
،کیونکہ یہ سب باتیں تو اُس کی موت سے محض چند گھنٹے قبل پیش آئیں  
جبکہ یہاں وہ مہینوں پہلے کلام فرما رہا ہے۔

—اے عزیزو، روٹی روٹی ہے، اور صرف روٹی ہی ہے  
،اور جہاں تک وہ ایک نشان کے مانند تمہیں مسیح کے حقیقی گوشت کی طرف اشارہ دیتی ہے  
اُتنی حد تک تو وہ مفید ہے؛  
مگر اگر تم وہیں رُک جاؤ، تو میں فقط یہی کہہ سکتا ہوں کہ  
"روٹی تو خوراک ہے، مگر مسیح کا گوشت خوراک فی الواقع ہے۔"

جب ہمارا خداوند فرماتا ہے، "میرا گوشت خوراک فی الواقع ہے،" تو وہ صاف طور پر اپنی خوراک کو ہر دیگر قسم کی روحانی  
غذا سے ممتاز کرتا ہے۔

روح کے لیے کئی اقسام کی خوراکیں پائی جاتی ہیں۔ بعض لوگ اپنی جانوں کو اپنے ہی اعمال سے غذا دیتے ہیں۔  
اوہ! وہ کہتے ہیں، "ہم نے دُعا کی ہے، ہم نے روزے رکھے ہیں، ہم نے محتاجوں کو دیا ہے، ہم راستباز رہے ہیں، ہم نے"  
راستی اختیار کی ہے"—اور اُن کی جانیں اُسی پر سیر ہوتی ہیں، حالانکہ وہ سب محض ہوا ہے۔  
لیکن اگر وہ مسیح پر بھروسہ کریں، تو وہ اُن کے لیے خوراک فی الواقع بن جائے گا۔

کچھ لوگ رسموں پر غذا پاتے ہیں۔  
وہ بیٹسمہ پا چکے ہیں، اُن پر پانی چھڑکا گیا ہے، اُن کی تصدیق ہو چکی ہے، اور نہ جانے کیا کچھ اور۔  
یہ سب ظاہری مٹھاس ہے، مگر حقیقت میں سب کچھ ہوا ہے۔  
لیکن مسیح—جب وہ دل میں جگہ پاتا ہے، اور نجات کے لیے اُس پر ایمان رکھا جاتا ہے—تو وہ خوراک فی الواقع بن جاتا ہے۔

بعض نے جھوٹے عقائد میں پرورش پائی، یا بعض سچے عقائد کو اس حد تک بڑھایا کہ اُن سے خود پسندی اور فرقہ واریت کو  
جنم ملا۔

،یہ باتیں اُن کی خود ساختہ دینداری کو تو بڑھاتی ہیں  
لیکن انسان کی عقل و روح کے لیے یہ کوئی ٹھوس غذا مہیا نہیں کرتیں۔

،لیکن، اے عزیزو،  
جب ایک شخص یہ کہنے لگے  
،میری امید فقط مصلوب پر ہے"  
،میں ہر روز اُسی کو دیکھتا ہوں  
،میری سوچیں اُسی پر مرکوز ہیں  
،میرا مطالعہ اُسی کے بارے میں ہے  
،میری دعائیں اُسی کے وسیلہ سے آسمان تک پہنچتی ہیں  
،میری حمد اُسی کے لیے ہے  
—"وہی میری جان کی خوشی، تسلی، قوت اور مدد ہے

تو پھر اُس کے پاس خوراک فی الواقع ہے۔  
 وہ اپنے گناہ پر غالب آنے کے لیے زور آور انسان ہو گا  
 ،وہ ایک مقدس شخص ہو گا  
 ،ایک خوش نصیب انسان  
 ،ایک آسمانی طبیعت والا انسان  
 اور کچھ ہی عرصہ بعد وہ اُٹھایا جائے گا تاکہ وہاں بسے جہاں یسوع ہے—وہی یسوع، جس سے وہ غذا پاتا رہا۔

میں اُمید کرتا ہوں کہ میں نے یہ بات واضح کر دی ہے  
 ،یسوع پر غور و فکر کرنا  
 ،یسوع پر ایمان رکھنا—یہی "کھانا" ہے  
 اور خود یسوع ہی وہ خوراک ہے۔

جو اُس پر ایمان رکھتے ہیں اور اُسی میں آرام پاتے ہیں  
 وہ روح کی بہترین غذا پا لیتے ہیں۔  
 اُن کے پاس ہے خوراک فی الواقع۔

## II

یسوع کا خون مشروب فی الواقع ہے :-

جس طرح بدن کے لیے مشروب ضروری ہے، اُسی طرح یسوع کا خون—یعنی اُس کی کفارہ دینے والی قربانی کی قدر و قیمت  
 —روح کو سنبھالتا ہے۔ بدن بغیر کسی مانع کے قائم نہیں رہ سکتا؛ نظام جسمانی کو اس کی حاجت ہے۔ ایسے ہی روح کو بھی  
 سنبھالنے کے لیے مسیح کے فدیہ کی مصیبتوں پر غور کرنا اور اُن میں آرام پانا ضروری ہے۔

یہ ایمان کہ یسوع میری جگہ مرا، اور میرے گناہ کی سزا اُس نے اُٹھائی  
 ،میری اُمید کو تحریک دیتا ہے، میری تسلی، میری خوشی، بلکہ میری تمام جان کو تازگی بخشتا ہے  
 جیسے مشروب بدن کی تازگی کا باعث بنتا ہے۔

مشروب بدن کو تروتازہ کرتا ہے۔  
 ،مسافر نڈھال ہے، دن سخت گرم اور جھلسا دینے والا ہے  
 ،لیکن جب وہ ٹھنڈی ندی میں چہرہ دھوتا اور اُس میں سے شیریں پانی پیتا ہے  
 تو دیکھو، اُس کے چہرے پر کیسے آثار حیات نمودار ہوتے ہیں۔

اسی طرح، یسوع کا خون اُس شخص کو تروتازہ کرتا ہے جو اُس پر بھروسا کرتا ہے۔  
 ،اگر میں یقین رکھوں کہ یسوع میرے لیے سزا یافتہ ہوا  
 ،اگر میں پورے دل سے یقین رکھوں کہ یسوع میری خاطر مرا  
 ،تو میری جان کو ایک نئی حیات میسر آتی ہے  
 وہ جی اُٹھتی ہے۔  
 ،اگر کوئی مر بھی گیا ہو، تو بھی اگر وہ ایمان لائے  
 تو وہ زندہ ہو گا۔

اور اگر کوئی قیمتی خون پر ایمان رکھے  
 ،جاہے مایوسی نے اُسے ایسا مفلوج کر دیا ہو کہ وہ ہاتھ یا پاؤں ہلا نہ سکے  
 ،تو بھی اگر وہ اس جلیل سچائی پر ایمان لائے کہ نجات دہندہ اُس کے لیے مرا  
 تو اُس کا دل اور اُس کی رُوح فوراً جی اُٹھے گی۔

مشروب بدن کو پاک بھی کرتا ہے۔  
 میں دھونے کی بات نہیں کرتا  
 بلکہ یہ کہ جب پانی نظام میں داخل ہوتا ہے  
 تو وہ تمام اعضا کو صاف کرتا ہے۔  
 یہ مائع بدن پر صحت مند اثر ڈالتا ہے  
 — بشرطیکہ وہ بے اعتدالی سے نہ پیا جائے —  
 یہ بدن کے لیے گویا آبِ حیات بن جاتا ہے۔

اور جب تم یسوع مسیح کو اپنی جان میں جگہ دیتے ہو  
 !تو دیکھو، وہ روحانی جسم کے رگ و پے کو کیسے درست کر دیتا ہے  
 وہ تمام ناپاکیوں کو دھو ڈالتا ہے۔  
 اور جتنا سچائی سے تم خون بہتے مسیح پر آرام پاتے ہو  
 — اتنے ہی یقینی طور پر تم اپنے گناہوں سے چھٹکارا پاتے ہو  
 ،یعنی ان گناہوں سے جو تم پر راج کرتے ہیں  
 — جو تمہارے پہلو میں کانٹے کی مانند ہیں  
 کیونکہ ہم ان پر صرف برہ کے خون سے غالب آ سکتے ہیں۔  
 پس، مسیح کا خون مشروب فی الواقع ہے۔

مشروب آدمی کو خوش بھی کرتا ہے۔  
 کتنے ہی پڑمردہ دل کو تب شادمانی ملی  
 ،جب اُس کے سامنے ٹھنڈی چمکتی ہوئی پیالی لائی گئی  
 اور جب اُس نڈھال نے آنکھیں کھولیں، اور تبسم کیا۔

اور اوہ  
 ،کیسے ایک مرتے مسیح کے خیال سے پڑمردہ جان پھر جی اُٹھتی ہے  
 ،اور وہ رُوح جو کہنتی تھی  
 "میں بھلا دیا گیا ہوں، میں ترک کیا گیا ہوں، میں گم گشتہ ہوں"  
 اب نغمہ سرا ہو جاتی ہے۔

"غور کرو، یہاں بھی وہی لفظ آتا ہے: "فی الواقع  
 —"میرا خون مشروب فی الواقع ہے"  
 یعنی وہ تمام جسمانی مشروبات کے برخلاف ہے۔  
 جیسے پہلے فرمایا تھا کہ دنیاوی خوراک صرف ایک سایہ ہے  
 ،جو ایک سایہ کو سہارا دیتی ہے  
 ایسے ہی دنیاوی مشروب بھی صرف سایہ ہیں  
 جو فانی بدن کو تھوڑی دیر سنبھالتے ہیں۔  
 ،لیکن مسیح کا خون رُوح کو سہارا دیتا ہے  
 پس یہ مشروب فی الواقع ہے۔

!یہ ہر قسم کی علامتی مشروبات سے اعلیٰ ہے  
 ،یاد رکھو وہ پانی جو چٹان پر مارنے سے بہا  
 — وہ سب قربانیوں کے ساتھ پیش کیے جانے والے مشروبات  
 ،یہ سب صرف سائے تھے  
 ،اصل تو یسوع مسیح ہے  
 جس میں وہ سب پورے ہوئے۔

،مسیح فرماتا ہے  
 "میرا خون مشروب فی الواقع ہے"  
 گویا کہ وہ تمام دیگر روحانی مشروبات کو رد کر دیتا ہے۔

بعض آدمی دنیاوی لذتوں سے اپنے پیالے لبریز کرتے ہیں،  
 کچھ اپنی خود ساختہ راستبازی سے اپنے جام بھر لیتے ہیں۔  
 ابلیس کے بھی جام ہیں،  
 اور وہ جانتا ہے کہ انہیں لبالب کیسے بھرے  
 انہیں چمکدار اور دل فریب کیسے بنائے۔  
 لیکن چاہے آدمی اُن پیالوں کو پیتے پیتے آخر تک پہنچ جائیں  
 وہ کبھی سیراب نہ ہوں گے۔  
 بلکہ اُنندہ جہان میں اُن کا عذاب زیادہ ہو گا  
 اگر یہاں انہوں نے کوئی تسلی پائی ہو۔

لیکن اوہ  
 اگر تیری جان مسیح کے قیمتی خون تک پہنچ جائے  
 اور تُو اُس میں آرام پائے  
 — اور تُو خوشی کرے کہ یسوع تیرے لیے مرا  
 تُو پی سکتا ہے  
 مگر تُو کبھی مدبوش نہ ہو گا۔  
 تُو پی سکتا ہے  
 مگر تُو کبھی بیزار نہ ہو گا۔  
 تُو پی سکتا ہے  
 اور ایسی تسلی پا سکتا ہے  
 جسے کوئی چیز برباد نہ کر سکے  
 جسے وقت یا عادت مدھم نہ کر سکے  
 اور جس کی ازلیت صرف اُس کی برکت کا تسلسل ہو۔

پی، اے پیاسی جان  
 نجات دہندہ کے خون کے چشمہ سے پی  
 اور تُو پھر کبھی پیاسا نہ ہو گا  
 بلکہ پکارے گا  
 ”مجھے کافی ہے“  
 میں نے یسوع کے کفارہ دینے والے خون میں  
 ”اپنی جان کی تمام حاجات کو پورا پایا ہے۔“

ان دونوں باتوں کو یکجا کرو

— پس کلام کے مطابق یہ ظاہر ہوتا ہے کہ

### III

ہمارا خُداوند یسوع مسیح، خوراک اور مشروب دونوں فی الواقع ہے۔

پس میں چاہتا ہوں کہ تُم یسوع مسیح کی انسانی حاجات کے لیے موڑونیت پر غور کرو۔ انسان کو خوراک اور مشروب کی حاجت ہے۔ یسوع وہی ہے جو انسان کو درکار ہے۔ تمہیں معافی درکار ہے، مسیح میں موجود ہے۔ تمہیں زندگی، یعنی ابدی زندگی درکار ہے، وہ مسیح میں میسر ہے۔ تمہیں سلامتی، تسلی، اور خوشی درکار ہے، یہ سب کچھ مسیح میں ہے۔ کوئی چابی کبھی کسی قفل میں اتنی درست نہ بیٹھی جتنی مسیح گنہگار کے لیے موافق ہے۔ تُو خالی ہے، مگر مسیح معمور ہے۔ تیری کوئی ایسی حاجت نہیں جسے وہ پورا نہ کر سکے۔ کبھی نہ کوئی ایسی جان تھی، اور نہ کبھی ہو گی، جو یسوع کی قدرت سے باہر ہو۔

آہ! وہ کیسا موڑون نجات دہندہ ہے میرے لیے! میں یہ کہہ سکتا ہوں، کہ اگر یسوع مسیح فقط میرے لیے دُنیا میں بھیجا گیا ہوتا، تو وہ مجھ سے بہتر موافق نہ ہوتا جتنا اب ہے، اور اگر وہ فقط تیرے لیے بھیجا گیا ہوتا، اے کانپتے گنہگار، تو وہ تجھ سے بہتر موڑون نہ ہوتا جتنا وہ ہے۔ جب میں یسوع پر غور کرتا ہوں تو وہ مجھے سارا اپنا لگتا ہے، اور میں یہ نہیں سوچ سکتا کہ میں اُس کا کوئی جُزو بھی چھوڑ دوں۔ میں اُس کو مکمل چاہتا ہوں، اور وہ میری جان کو بھرپور کر دیتا ہے، یہاں تک کہ لبریز کر دیتا ہے؛ اور تُو بھی پائے گا کہ یہی تیرا تجربہ ہو گا۔ وہ تیرا خوراک اور مشروب بنے گا، اور جب تُو اُسے پا لے گا، تو تُو کہے گا:



جتنی وسعت ہے میرے باطن کی،  
سب کچھ مسیح میں مکمل ملا؛  
نہ آنکھوں کو ہے نور اتنا عزیز  
نہ دوستی کا مزہ آدھا بھی ملا۔

اگر یسوع مسیح بیک وقت خوراک بھی ہے اور مشروب بھی، تو اُس میں کیسی بھرپوری ہے! وہ فقط ایک شے نہیں، فقط خوراک ہی نہیں، فقط مشروب ہی نہیں، بلکہ دونوں ہے۔ اگر کسی شخص کے پاس خوراک ہو، خواہ وافر ہی کیوں نہ ہو، مگر پانی نہ ہو، تو وہ مر جائے گا؛ اور اگر کسی کے پاس فقط پانی ہو، اور کوئی ٹھوس غذا نہ ہو، تو بھی وہ ہلاک ہو گا۔ لیکن یسوع ہمیں جزوی نجات نہیں دیتا، بلکہ مکمل نجات بخش دیتا ہے۔ تو یسوع مسیح میں وہ سب کچھ پائے گا جو جہنم کے دروازوں سے لے کر فردوس کے موتیوں سے آراستہ دروازوں تک درکار ہے۔ ہر حاجت، ہر مسافر کی، اُسی میں پوری ہوتی ہے۔

دس لاکھ ضرب دس لاکھ اُس کے لوگ ہیں، مگر اُن سب کو اُس سے اُن کی تمام ضروریات میسر آتی ہیں، کیونکہ "باپ کو یہ پسند آیا کہ تمام معموری اُس میں سکونت کرے۔" "تمام معموری" اس لفظ پر غور کر! "معموری" خود ایک وسیع لفظ ہے، مگر "تمام معموری" اس سے بھی بڑھ کر ہے، اور وہ معموری اُس میں "سکونت کرتی ہے" یعنی ہمیشہ اُسی میں رہتی ہے، ہمیشہ معمور، اور ہمیشہ وہی تمام معموری باقی رہتی ہے، یہی سب سے عظیم بات ہے۔ وہ خوراک بھی ہے اور مشروب بھی، اور جو کچھ ہمیں درکار ہے، وہ سب وہی ہے۔

اور اس بات پر بھی غور کرو، کہ اگر مسیح خوراک اور مشروب دونوں ہے، تو ہمیں اُس کی کتنی شدید حاجت ہے! کیونکہ دنیا میں شاید ہی کوئی حاجت ایسی ہو جو خوراک اور پانی کی حاجت سے بڑھ کر ہو۔ جب گلی میں "آگ!" کی صدا گونجتی ہے تو لوگ چونک جاتے ہیں، لیکن جو لوگ کسی روٹی کے ہنگامے میں "روٹی! روٹی!" کی پکار سنتے ہیں، وہ گواہی دیتے ہیں کہ یہ صدا "آگ!" کی نسبت کہیں زیادہ بولناک ہوتی ہے۔ اُس میں ایک ایسا چیخا پکارا ہوتا ہے جو درندگی جیسا محسوس ہوتا ہے، مرد و زن کی وہ پکار گویا درندوں کی دھاڑ ہوتی ہے، ایسی وحشت ناک کہ دل دہلا دے۔

اور "پانی!" یہ کتنا دردناک لفظ ہے اُن بدنصیبوں کے لیے جو کلکتہ کے "بلیک پول" میں بند تھے، اور اُن چھوٹے چھوٹے روشن دانوں سے گارٹز کو پانی کی بھیک مانگتے تھے، اور اپنے ہاتھ پھیلا کر التجا کرتے تھے کہ اُن پر بندوقیں چلا دو، تاکہ وہ سسک سسک کر پیاس سے نہ مریں۔ جب تھوڑا سا پانی اندر ڈالا گیا تو وہ ایک ایک قطرے کے لیے لڑ پڑے، اگر کوئی فقط ایک ایسا رومال ہی چوس سکے جو پانی میں بھگوایا گیا ہو، تو وہ تھوڑی دیر اور جی سکے۔

اب، کوئی حاجت، روٹی یا پانی کی حاجت سے بڑھ کر نہیں ہو سکتی، اور یہی وہ چیز ہے جو اُنجھے درکار ہے، اے میرے عزیز دوستو! اُنجھے مسیح کی حاجت ہے، تیری جان کو روٹی اور پانی کی مانند اُسی کی ضرورت ہے۔ یہ نہ سمجھ کہ تو دولتمند اور مالا مال ہے اگر تو نے مسیح نہ پایا، کیونکہ حقیقت میں تو ننگا، غریب، اور بدبخت ہے۔ اگر تو اس پر ایمان نہیں لاتا، اُس سے محبت نہیں رکھتا، اُس کی خدمت نہیں کرتا، تو تیری بیچاری جان کے پاس پینے کو ایک قطرہ بھی نہیں ہے۔ وہ کیا کرے سوائے مرنے کے؟ اور آہ! اُس کا بولناک انجام کیا ہو گا جب تیری جان فقط ایک قطرہ پانی مانگے گی اپنی زبان کو اُس شعلہ میں تسکین دینے کو؟ جب دوسرے عیش کر رہے ہوں گے، تو تیرے بھوکے دانتوں کی چرچراہٹ تیرا ابدی نصیب ہو گا۔ خدا کرے تو اپنی جان پر اتنا ظلم نہ کرے کہ مسیح کے بغیر اُسے بھوکا مارے۔

اور اگر مسیح خوراک اور مشروب ہے، تو پھر اُس کو حقیقی طور پر قبول کرنا کیسی شدید حاجت ہے! کیونکہ اگر تو خوراک اور پانی پالے، مگر انہیں استعمال نہ کرے، تو وہ تیرے کسی کام کے نہیں۔ ایک بھوکے شخص کے سامنے گوشت رکھ دو، اُسے اپنی انگلی پر دکھاؤ اور کہو، "کیا تو بہتر محسوس کرتا ہے؟" وہ کہے گا، "نہیں۔" کہو، "دیکھ اسے، غور سے دیکھ!" وہ کہے گا، "نہیں، میں تو اور زیادہ بھوکا ہو گیا ہوں۔" کہو، "اے چاقو، اسے کاٹ لے!" وہ کہے گا، "اس سے کیا فائدہ؟ تو میرا مذاق اڑا رہا ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ میں اُسے چباؤں، میں چاہتا ہوں کہ وہ میرے اندر جذب ہو، ورنہ یہ سب بے فائدہ ہے۔"

اے سننے والے، اُنجھ سے کیا فائدہ ہے کہ تو ہر اتوار آتا ہے اور سنتا ہے، مگر کبھی فیصلہ نہیں کرتا کہ مسیح پر بھروسہ کرے، اور اُسے اپنی جان میں لے؟ میں تو فقط پانی اُنڈیلنا ہوں، اور تو پیتا نہیں۔ تو فقط چمک دیکھتا ہے جب میں اُس کی بات کرتا ہوں، مگر اُسے قبول نہیں کرتا۔ یہ سب تیرے لیے کیا فائدہ رکھتا ہے؟ آہ! تو مر جائے گا، تو ہلاک ہو جائے گا، جبکہ نجات کی روٹی تیرے ہاتھ کے پاس ہو گی، اور ابدی زندگی کی صاف ندی تیرے قدموں کے پاس بہہ رہی ہو گی۔

آہ! یہ کیسی حماقت ہے! دنیاوی معاملات میں ایسا نہیں ہوتا۔ لوگ سونے کو دیکھ کر مطمئن نہیں ہوتے، بلکہ اُسے گھر لے جانا چاہتے ہیں، اُسے اپنی جیب میں رکھنا چاہتے ہیں۔ پھر یہ کیونکر ہے کہ وہ مسیح کی بابت سن کر تو خوش ہوتے ہیں، اُس کی باتیں کرتے ہیں، مگر کبھی حقیقی ایمان کے لیے نہ دُعا کرتے، نہ اُس کے ساتھ زندہ رفاقت چاہتے؟ میں اُنجھ سے دُعا کرتا ہوں کہ اِس پر غور کر، اور جلدی کر، ورنہ موت تجھ سے پہلے پہل کرے گی۔

پھر، اے عزیزو، اگر یسوع مسیح خوراک اور مشروب دونوں ہے، اے خداوند میں پیارو! میں اب تمہیں مخاطب کرتا ہوں—تو کیسی زبردست وجہ ہے شکرگزاری کی! میں نے تلاوت میں کہا تھا کہ وہ شخص جو خوراک اور مشروب کے سامنے بیٹھ کر شکر ادا نہ کرے، وہ نہایت بدتمیز اور حیوانی خصلت کا ہوتا ہے۔ تو اے میری جان، جب کبھی تو مسیح سے سیر ہو، جب بھی تو اُس پر غور کرے—اور یہ ہمیشہ ہی ہونا چاہیے—تو ہمیشہ شکر ادا کر۔ ایک مسیحی کی اصل رُوح ایک مسلسل شکرگزاری کی رُوح ہونی چاہیے۔

میں ایک عزیز دوست کی بات کو پسند کرتا ہوں، جو اب یہیں موجود ہے، جس نے جب نومبر کے دھندلے دن شروع ہوئے، تو ایک اتوار کی صبح مجھ سے کہا، "میں اپنے تمام گھر والوں کو کہتا ہوں کہ ایسے اداس موسم میں اور بھی زیادہ خوش رہیں، تاکہ جو کچھ باہر ہے اُس کا اثر اندرونی خوشی سے زائل کیا جائے۔"

اب، تو ہمیشہ مسیح سے سیر ہوتا ہے، پس جب بھی تو اُسے کھاتا ہے، تو شکر ادا کرے، اور چونکہ تو ہمیشہ اُسے کھاتا ہے، "خداوند میں ہمیشہ شادمان رہ، اور میں پھر کہتا ہوں شادمان رہ۔" پرانی کلیسیا اس عشاء ربانی کو "یوخاریست" کہتی تھی، یعنی شکرگزاری۔ پس مسیحی کی زندگی ایک دائمی یوخاریست ہو، اور جب وہ ہمیشہ یسوع سے سیر ہوتا رہے، تو وہ ہمیشہ یہ نذرانہ "حمد پیش کرے،" خدا کا شکر ہو اُس کی بیان سے باہر نعمت کے لیے

ہاں، اور اگر یسوع مسیح فی الواقع خوراک اور مشروب ہے، تو اے ایماندارو! تمہارے لیے ایک زبردست سبب موجود ہے کہ تم اُسے دوسروں پر ظاہر کرو، اور اُسے بانٹو۔ اے کاش! اگر آج رات یہ گھر روٹی سے لبریز ہوتا، اور ساری لندن—مشرق، مغرب، شمال و جنوب—قحط سے نڈھال ہوتی، اور لوگ سڑکوں پر بھوک سے گر رہے ہوتے، اور ہجوم باہر جمع ہوتا، ہاتھی اور قلعہ کے مقام پر، اور نیونگٹن کازوے کے نیچے تک، تو میں جانتا ہوں کہ اگر وہ روٹی میری ملکیت میں ہوتی تو میں کیا کہتا

اے بھائیو اور بہنو! اؤ، کھڑکیوں سے اسے باہر نکالو! ہر دروازے سے انہیں آنے دو، ہر کھڑکی پر انہیں جمع ہونے دو، تاکہ "انہیں کچھ کھانے کو ملے"

اور اگر وہ پیاسے ہوتے، اور ہمارے پاس یہاں پانی کی نہریں جاری ہوتیں، اور کہیں اور پانی نہ ملتا، تو یقیناً یہاں کوئی چھوٹا بچہ بھی ایسا نہ ہوتا جو اپنی چھوٹی ٹن کی بالٹی نہ لے کر دوڑتا اور پیاسوں کو ایک گھونٹ نہ پلاتا۔

پس تو بھی، اگرچہ تیری قابلیتیں قلیل ہیں، لیکن تو مسیح سے محبت رکھتا ہے، تو اوروں کو اُس کی خبر دے۔ وہ بھوکوں اور پیاسوں کے لیے خوراک اور مشروب ہے۔ اگر وہ محض ایک لذیذ شے ہوتا، تو میں تمہیں اس کی تبلیغ کے لیے سختی سے نہ کہتا، لیکن چونکہ وہ بنی آدم کے لیے ایک لازمی نجات دہندہ ہے، اس لیے انہیں اُس کے بارے میں بتاؤ۔ اور اگر وہ اُسے حقیر جانیں، تو تو نے تو اپنا فرض ادا کر دیا، لیکن اگر وہ تیرے خاموش رہنے کی وجہ سے بغیر مسیح کے ہلاک ہوئے، تو ان کا خون تیرے دروازے پر گواہی دے گا۔

اے میرے عزیزو! جب تم آج رات گھر کو لوٹ رہے ہو، سڑکوں پر چلتے ہوئے، یہ سوچو کہ کیا کوئی ایسا گھر ہے جس کے پاس سے تو گزرے، جہاں کوئی ایسا شخص بسا ہو جو تجھ پر یہ الزام رکھے کہ تو نے اُسے نظر انداز کیا؟ ایسا نہ ہونے دے، بلکہ کوشش کر کہ جس طرح اُس کا گوشت فی الواقع خوراک ہے اور اُس کا خون فی الواقع مشروب ہے، تو یسوع مسیح کو بھوکی بھٹیڑوں کے سامنے بانٹے، تاکہ وہ سیر ہو جائیں۔

خداوند اپنے نام کے واسطے تجھے کثرت سے برکت دے۔

تشریح از سی۔ ایچ۔ اسپرژن

یوحنا 4:66-66

44-41

پس یہود اُس پر بڑبڑانے لگے کیونکہ اُس نے کہا، "میں آسمان سے اُترا ہوا وہ خوراک ہوں۔" اور وہ کہنے لگے، "کیا یہ یسوع، یوسف کا بیٹا نہیں ہے؟ جس کے باپ اور ماں کو ہم جانتے ہیں؟ پھر یہ کیسے کہتا ہے کہ 'میں آسمان سے اُترا ہوں؟' یسوع نے اُن سے جواب میں فرمایا، "اپس میں بڑبڑاؤ مت۔ کوئی شخص میرے پاس نہیں آ سکتا جب تک باپ جس نے مجھے بھیجا ہے اُسے کھینچ نہ لے؛ اور میں اُسے آخری دن پھر زندہ کروں گا۔"

مسیح نے کبھی حق کو واپس نہ لیا، نہ ہی اُس کی شدت کو کم کیا، خواہ وہ رد کیا گیا ہو۔ بلکہ وہ گویا یوں کہتا تھا، "تم نے اس سچائی کو رد کیا، میں جانتا تھا کہ تم ایسا ہی کرو گے۔ تم بڑبڑاؤ مت، تم میرے نہیں ہو۔ اگر تم میرے ہوتے تو باپ تمہیں کھینچتا۔"

تم آنا نہیں چاہتے۔ تم حق کے خلاف ہو یہاں تک کہ اُسے دیکھ نہیں سکتے۔ تمہاری آنکھیں اس قدر اندھی ہیں کہ اُسے نہ پہچان سکیں۔

45

نبیوں میں لکھا ہے، "اور وہ سب خُدا کی طرف سے تعلیم یافتہ ہوں گے۔" پس جو کوئی باپ کی سُننے اور اُس سے سیکھے وہ میرے پاس آتا ہے۔

اے عزیزو! مسیح کی بابت کوئی ایسی تعلیم نہ لو جو خُدا کی طرف سے نہ ہو، کیونکہ جو کچھ ہم محض انسانوں کے لبوں سے سیکھتے ہیں وہ کبھی روح میں اثر کر اثر نہیں کرتا۔ ہمیں سب کو خُدا کی طرف سے تعلیم یافتہ ہونا چاہیے، اور اگر ہم اُن میں سے ہیں جنہیں باپ مسیح کی طرف کھینچتا ہے تو یوں ہی ہو گا۔ اُس کی ساری تعلیمات اسی سمت کھینچتی ہیں؛ اور جب وہ باطن میں سکھائی جائیں—محض ذہن کو نہیں بلکہ جان اور دل کو—تب ہم سچائی کو واقعی پہچانتے ہیں۔

47-46

کسی نے باپ کو نہیں دیکھا، سوا اُس کے جو خُدا کی طرف سے ہے؛ اُس نے باپ کو دیکھا ہے۔ حق الحق تم سے کہتا ہوں، "جو مجھ پر ایمان لاتا ہے اُس کی ہمیشہ کی زندگی ہے۔"

یہ آیت بلا شبہ مقدس نوشتہ کی نہایت شاداب اور فربہ ترین آیات میں سے ہے۔ یہ سراسر مغز اور فربہی ہے۔ ایمان دار کو ہمیشہ کی زندگی حاصل ہے—نہ کہ حاصل ہو گی، بلکہ اب ہے۔ یہ ایسی زندگی ہے جو ابدی ہے۔ اگر ہم اُسے کھو سکتے تو وہ ابدی نہ ہوتی۔ ہمارے اندر وہ زندگی ہے جو کبھی فنا نہیں ہو سکتی بلکہ ہمیشہ باقی رہتی ہے۔ جو مجھ پر ایمان لاتا ہے، اگرچہ وہ بہت سی لرزشوں میں ہو—اگرچہ وہ بہت سی کمزوریوں کا شکار ہو—پھر بھی اُس کے پاس ہمیشہ کی زندگی ہے۔" اے میری جان، اُس جلیل صداقت میں شادمان ہو! جس طرح تَجھ میں مسیح پر ایمان ہے، ویسے ہی تَجھ میں ابدی زندگی ہے۔

48

"میں زندگی کی روٹی ہوں۔"

وہ خُوراک جس پر ابدی زندگی پلتی ہے—زندہ روٹی زندہ جانوں کے لیے۔ اے بھائیو، مردہ الفاظ ہمارے کسی کام کے نہیں۔ ساری دنیا کی سچائی، اگر وہ زندگی بخش نہ ہو، ہماری زندگی یافتہ طبیعت کو غذا نہیں دے سکتی۔ وہ مجسم سچائی، یعنی مسیح ہے، جس پر ہمیں گزر بسر کرنا ہے۔ "میں زندگی کی روٹی ہوں۔"

50-49

تمہارے باپوں نے بیابان میں مَنّا کھایا اور مر گئے۔ یہ وہ روٹی ہے جو آسمان سے اُترتی ہے تاکہ آدمی اُسے کھا کر مر نہ جائے۔

کیونکہ وہ مَنّا فانی تھی۔ لکھا ہے کہ اُس میں کیڑے پڑے اور وہ سڑ گئی۔ اگرچہ ایک وقت کے لیے وہ فرشتوں کی خُوراک تھی، مگر وہ عارضی تھی۔ اُس نے عارضی زندگی کو ہی غذا دی، اور اُس زندگی کی مانند وہ بھی جاتی رہی۔ لیکن یسوع مسیح غیر فانی ہے، اور جو اُس پر جیتے ہیں وہ غیر فانی غذا پر جیتے ہیں، جو اُس غیر فانی تخم کو غذا دیتی ہے جو ہمیشہ قائم و دائم رہتا ہے۔

52-51

میں زندہ روٹی ہوں جو آسمان سے اُتری ہے؛ اگر کوئی اس روٹی کو کھائے تو وہ ہمیشہ زندہ رہے گا؛ اور جو روٹی میں دوں۔  
 "گا وہ میرا جسم ہے، جو میں دنیا کی زندگی کے لیے دوں گا۔"  
 "یہود آپس میں جھگڑنے لگے، "یہ آدمی ہمیں اپنا گوشت کھانے کے لیے کیسے دے سکتا ہے؟"

انہوں نے استاد کو غلط سمجھا۔ وہ لفظی معنی پر رکے اور روحانی مفہوم تک نہ پہنچے۔ اور وہ لفظ اُن کے لیے ہلاکت کا  
 "باعث ہوا، کیونکہ "لفظ مارتا ہے لیکن روح زندگی بخشتا ہے۔  
 باطنی معنی وہ ہے جس سے جان خوراک پاتی ہے۔ اور اسی سبب رومی کیتھولک گمراہ ہے جو یقین رکھتا ہے کہ وہ حرفاً مسیح  
 کا گوشت کھا سکتا ہے، جو اگر سچ بھی ہوتا تو ہولناک اور بے فائدہ ہوتا۔ اگر بات جسم کی ہی ہو تو ایک جسم دوسرے سے بہتر  
 کیا؟  
 وہ اندرونی مطلب کو کھو بیٹھتا ہے۔ مبارک ہیں وہ جنہیں باپ کھینچتا ہے اور خداوند سکھاتا ہے۔ جو اُس تشبیہ کے پردے کے  
 نیچے بھی اصل حقیقت کو پا لیتے ہیں۔

53

—پھر یسوع نے اُن سے فرمایا۔

کیا اُس نے وضاحت کی؟ نہیں، اُس نے یہودیوں کو وضاحت نہ کی۔ وہ عدالتی اندھا پن کے حوالے کر دیے گئے تھے۔ وہ مدتوں  
 سے انکار کرتے آئے تھے، اس لیے اب انہیں دیکھنا بھی نصیب نہ تھا۔ اُن پر وہ لعنت آ پڑی کہ دیکھتے ہوئے بھی نہ دیکھیں اور  
 سنتے ہوئے نہ سمجھیں۔  
 اوہ! کیا ہی ہولناک وقت ہوتا ہے جب کسی شخص پر یہ نوبت آتی ہے۔ اور مجھے اندیشہ ہے کہ بعض ایسے بھی ہیں جن پر شاید  
 یہ پڑ چکی ہے۔ فلسفی مزاج رکھتے ہوئے، ہمیشہ روحانی معنوں میں مبالغہ آرائی کرتے، یہاں تک کہ وہ کبھی سادہ صداقت کو  
 قبول کرنے کے قابل نہ رہتے۔

خدا کرے کہ ہم اپنی آنکھوں پر خود پردے نہ ڈالیں، اور اپنے دل کی بینائی کو گناہ کے کیچڑ سے ایسا بند نہ کریں کہ پھر ابدی  
 مسیح کی روشنی بھی ہمارے لیے تاریکی کا باعث بن جائے۔

یہی ان لوگوں کے ساتھ ہوا۔ یسوع نے اُن کے لیے کوئی وضاحت نہ کی۔ اُس نے حق کو اور زیادہ زور دے کر دہرایا، اور اُن  
 کے لیے اور زیادہ ناگوار بنا دیا۔ کیا واعظ بعض اوقات ناگوار ہونا چاہیے؟ ضرور۔ اُسے کبھی کبھی یہ جان کر سچائی سنائی  
 چاہیے کہ اس سے لوگ برہم ہوں گے۔  
 تاہم ہم سچائی کو منصفوں کے سپرد نہیں کرتے، نہ ہی وہ گناہ آلود شعور کے فیصلے کے تابع ہے۔  
 جیسے ڈاکوؤں کا جرگہ چوری پر منصف نہیں ہو سکتا، ویسے ہی نجات نہ یافتہ لوگ سچائی کے بارے میں منصف نہیں ہو  
 سکتے۔ مسیح نے کبھی ایسا نہ کیا۔

53

"حق الحق تم سے کہتا ہوں، جب تک تم ابن آدم کا گوشت نہ کھاؤ اور اُس کا خون نہ پیو۔"

یہ اُس نے پہلے نہ کہا تھا، اور یہ پہلے سے بھی زیادہ چونکا دینے والا تھا۔

57-53

تم میں زندگی نہیں۔ جو میرا گوشت کھاتا اور میرا خون پیتا ہے اُس کی ہمیشہ کی زندگی ہے؛ اور میں اُسے آخری دن پھر زندہ۔  
 کروں گا۔ کیونکہ میرا گوشت واقعی خوراک ہے اور میرا خون واقعی مشروب ہے۔ جو میرا گوشت کھاتا اور میرا خون پیتا ہے وہ  
 مجھ میں قائم رہتا ہے اور میں اُس میں۔ جس طرح زندہ باپ نے مجھے بھیجا اور میں باپ کے سبب سے زندہ ہوں، اُسی طرح جو  
 "مجھے کھاتا ہے وہ بھی میرے سبب سے زندہ رہے گا۔"

یہاں تین زندہ شخصیتیں نظر آتی ہیں—زندہ باپ، زندہ بیٹا، اور زندہ ایماندار؛ اور واقعی یہ تینوں ایک ہی زندگی میں شریک ہیں،  
 جو باپ سے بیٹے کے ذریعے ہم میں آتی ہے، اور ہم الہی فطرت میں شریک ہوتے ہیں، جیسا کہ رسول نے کہا، "دنیا کی  
 "خواہشوں کے باعث جو فساد ہے اُس سے بچ کر الہی فطرت کے شریک ہوئے ہو۔"

60-58

یہ وہ روٹی ہے جو آسمان سے اُتری؛ جیسے تمہارے باپوں نے مٹا کھایا اور مر گئے، ایسا نہیں۔ جو اس روٹی کو کھائے وہ"۔  
"ہمیشہ زندہ رہے گا۔"

یہ اُس نے کفرِ نوح کی عبادت گاہ میں کہا، جہاں وہ تعلیم دے رہا تھا۔ اُس کے شاگردوں میں سے بہت سے، جب انہوں نے یہ "سنا، کہنے لگے، "یہ تو سخت بات ہے؛ کون اسے سن سکتا ہے؟"

نہ صرف یہودی اندھے تھے، بلکہ اُس کے شاگرد بھی نہ سمجھ پائے۔ بھائیو! سچے شاگرد ہونے کی آزمائش یہی ہے کہ وہ اُس بات پر ایمان رکھتے ہیں جو وہ سمجھ نہیں سکتے۔  
اگر تم صرف اتنی بات مانو گے جتنی تمہاری سمجھ میں آئے، تو تم میں شاگردی کی روح نہیں۔ تم اپنے فہم کے شاگرد ہو، مسیح کے نہیں۔

لیکن جو اپنے آپ کو مسیح کے کلام کے آگے جھکا دیتا ہے وہ اکثر یہ جانتا ہے کہ نہ سمجھنا بھی فائدہ مند ہوتا ہے۔ یہ نفع بخش ہے کہ ہم اپنے فہم کی حد کو پہچانیں۔  
ایک عقلمند باپ کی باتیں بھی اُس کے بچے کے لیے فائدہ مند ہوتی ہیں اگرچہ بچہ اُسے فوراً نہ سمجھے۔ وہ اُسے یاد رکھتا ہے، اور ایک دن اُسے سمجھے گا۔ لیکن حقیقی بچے کا دل کہتا ہے، "اے باپ! میں تجھ پر ایمان رکھتا ہوں، اگرچہ تو مجھے الجھا دیتا ہے۔" اُس نے مجھے ایک معما دیا جو میں نہیں سمجھتا، لیکن میں تجھ پر ایمان رکھتا ہوں۔ تو سچا ہے۔  
ہم یہی بات مسیح کے لیے کہتے ہیں۔

62-61

جب یسوع نے جان لیا کہ اُس کے شاگرد اس بات پر بڑبڑاتے ہیں، تو اُس نے اُن سے فرمایا، "کیا یہ بات تمہیں ٹھوکر دیتی ہے؟۔  
"پھر اگر تم ابنِ آدم کو وہاں جاتے دیکھو جہاں وہ پہلے تھا، تو کیا کہو گے؟"

63

"روح ہی زندگی بخشی ہے؛ جسم کسی کام کا نہیں۔ جو باتیں میں تم سے کہتا ہوں وہ روح ہیں اور زندگی ہیں۔"

تم انہیں جسمانی طور پر نہ لو، نہ انہیں محض لفظی سمجھو۔ میرے الفاظ میں ایک زندہ مطلب پوشیدہ ہے، جسے تم حاصل کرو۔  
"گے اگر تم واقعی زندہ کیے گئے ہو، اور وہ تمہیں زندہ کرے گا، اور تم مجھے سمجھو گے، اور میرے اندر جیو گے۔"

64

"لیکن تم میں بعض ایسے ہیں جو ایمان نہیں لاتے۔"

اور اگر وہ ایمان نہ لائیں تو وہ سب کچھ کھو دیتے ہیں۔

65-64

کیونکہ یسوع شروع ہی سے جانتا تھا کہ کون ایمان نہیں لاتے اور کون اُسے پکڑوائے گا۔ اور اُس نے کہا، "اسی سبب میں نے۔  
"تم سے کہا تھا کہ کوئی میرے پاس نہیں آ سکتا جب تک وہ اُسے میرے باپ کی طرف سے عطا نہ کیا جائے۔"

نہیں، حتیٰ کہ اگر وہ رسول بھی ہو—اگر وہ مسیح کے نزدیک دعا کرے، اُس کی راز کی باتیں سنے، اُس کے خاص معجزات دیکھے—تب بھی وہ نہیں سمجھ سکتا جب تک کہ یہ باپ کی خاص فیض کی دین نہ ہو۔

66

اُس وقت سے اُس کے بہت سے شاگرد واپس چلے گئے اور اُس کے ساتھ نہ چلے۔

کیا اُسے اُن کی ضرورت تھی؟ برگز نہیں۔ وہ اپنے گرد بھوسے کی بھیڑ نہیں چاہتا تھا، بلکہ خالص چھانا ہوا غلہ۔  
چنانچہ اُس نے اپنے ہی کلام کو چھاننے والا پنکھا بنایا۔

اور اے بھائیو اور بہنو! جہاں کہیں مسیح کی وفاداری سے منادی ہوتی ہے، وہاں منادی سب سے بہتر کلیسیائی تادیب ہے۔  
کسی نہ کسی طرح جسمانی لوگ اُس سے اکتا جاتے ہیں اور چلے جاتے ہیں، اور جو سچائی کے بھوکے اور پیاسے نہیں، وہ خود بخود چھن کر الگ ہو جاتے ہیں۔ چنانچہ وہ اُس کے ساتھ نہ چلے۔

